محمد ﷺ کے پروانوں کی شجاعت

جناب معین الدین صاحب حیدرآبادی

تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اصحاب کو حضور ﷺ سے کس درجہ محبت تھی۔ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کے اشاروں پر جو مالی اور جانی قربانیاں پیش کی ہیں۔ تاریخ عالم میں اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔ آج انہی پاک نفوس کی شجاعت کا حال سنیے۔

بدر کا موقع ہے اور یہ پہلی جنگ ہے۔ اس موقع پر کفار اپنی پوری شان وشوکت اور قوت وطاقت سے مسلمانوں کے مقابلہ میں صف آراء ہیں اور مسلمان بے سروسامانی کے ساتھ مٹھی بھر تعداد میں اپنی جانیں قربان کرنے کیلئے کھڑے ہیں۔ منتظر ہیں کہ اللہ کے نبی کا اشارہ ہو جائے تو کافروں کا مردانہ وار مقابلہ کریں۔ رسول خدا ان کے پاس تشریف لاتے ہیں اور انہیں ایک مختصر مگر نہایت ولولہ انگیز خطبہ سناتے ہیں، جوان پروانوں کے دلوں کو گرما دیتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس خطبہ کو نقل کرتے ہیں:

﴿عن انس ان رسول الله ﷺ قال قوموا الی جنة عرضها السموات والارض قال عمیر بن الحمام بخ بخ فقال رسول الله ﷺ ما حملک علی قولک بخ بخ قال لا والله یا رسول الله الا رجاء ان اکون من اهلها قال فانک من اهلها فاخرج تمرات من قرنه فجعل یاکل منهن ثم قال لئن انا حییت حتی اکل تمراتی انها لحیاة طویلة قال فرمی بما کان معه من التمر ثم قاتلهم حتی قتل﴾ (رواہ مسلم)

''اے مسلمانو! کھڑے ہو جاؤ، جنت کی طرف جو آسمانوں اور زمین سے زیادہ کشادہ ہے۔ یہ سن کر حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا بس بس۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تم نے کیوں کہا؟ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حضور اور کسی وجہ سے نہیں، میری تمنا ہے کہ مجھے اللہ جنتی بنا دے۔ آپ نے فرمایا تو جنتیوں میں سے ہے۔ یہ سن کر حضرت عمیر نے اپنے ترکش سے کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے۔ (کہ ذرا بھوک مٹا کر میدان جنگ میں اتروں، لیکن پھر خیال آیا تو) کہنے لگے کہ اتنی کھجوریں کھانے میں تو کافی دیر مجھے زندہ رہنا پڑے گا۔''

راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے وہ کھجوریں چھوڑ دیں اور شجاعت کے جوہر دکھاتے ہوئے شہید ہو گئے۔

ہمارا مرنا جینا آپ کے احکام پر ہو گا
کسی میدان میں ہو خاتمہ اسلام پر ہو گا

جنگ احد کا موقع ہے۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جگہ جمع تھے کہ رسولِ خدا ﷺ تشریف لائے۔ اپنی تلوار میان سے نکالی اور فرمایا اسے کون لے گا۔ سب ہاتھ بڑھے اور سب کی زبانوں سے نکلا کہ ہمیں دیجئے۔ آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا:

﴿من یاخذ هذا السیف بحقه﴾

''اس تلوار کو اس کا حق ادا کرنے کی شرط پر کون لیتا ہے؟''

اب تو سب کے ہاتھ جھک گئے، لیکن مجمع میں سے حضرت ابودجانہ سماک بن حرشہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ حضور میں اس تلوار کو اس شرط پر لیتا ہوں کہ میں اس کے حق کو پورا کروں گا۔ چنانچہ حضور ﷺ نے یہ تلوار ذوالفقار انہیں عنایت فرمائی۔ یہ اپنے خیمہ میں گئے اور سرخ نشان لگائے، تلوار حمائل کئے۔ باہر نکلے اور تبختر کے ساتھ اکڑتے ہوئے مشرکین کی طرف بڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا لوگو!

﴿انها مشیة یبغضها الله الا فی هذا الموضع﴾

''یہ چال اللہ کو پسند نہیں ہے، مگر اس موقع پر یہ چال اللہ کو بہت پسند ہے۔''

حضرت ابودجانہ میدانِ جنگ میں اترتے ہیں اور کفار کے مجمع پر پل پڑتے ہیں۔ جو بھی سامنے آتا ہے، اسے جہنم واصل کر دیتے ہیں۔ اس طرح صفوں کو چیرتے ہوئے کفار کی عورتوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ ان کی سرداری ''ہندہ'' کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے لشکر کی ہمت باندھ رہی ہے اور دامنِ کوہ میں کھڑی ہوئی انہیں آگے بڑھا رہی ہے۔ وہ اور اس کے ساتھ کی عورتیں اشعار گا گا کر اپنے مردوں کو جوش دلا رہی ہیں۔

حضرت ابودجانہ نے محسوس کیا کہ اگر ان عورتوں کی زبان بند کر دی جائے تو کفار کا جوش ایک حد تک سرد پڑ جائے گا۔ چنانچہ ہندہ پر تلوار اٹھاتے ہیں۔ ہندہ شور مچاتی ہوئی بھاگتی ہے اور اپنے لشکریوں کو نام بنام آواز دے کر بلاتی ہے، لیکن کس کی ہمت تھی جو موت کے منہ کی طرف بڑھتا۔ کوئی بھی آگے نہ آیا۔ اسی وقت ابودجانہ کو خیال آ جاتا ہے کہ میں حضور کی تلوار سے ایک عورت پر حملہ کر رہا ہوں؟ فوراً ہاتھ روک لیتے ہیں اور فتحمندی کے انداز میں پھر کفار کو کاٹتے ہوئے واپس آتے ہیں۔

یہی وہ بہادر صحابی ہیں کہ اس جنگ میں ایک موقع پر مشرکین نے حضور کو نرغے میں لے لیا اور چاروں طرف سے حملہ آور ہوئے تو ابودجانہ آپ کیلئے ڈھال بن گئے۔ حضور نے اپنا ترکش اپنے جاں نثاروں کے سامنے کھول کر رکھ دیا اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں، کفار پر خوب تیر برساؤ اور اللہ سے دعا کی یا الٰہی ان کا نشانہ خطا نہ جائے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور کے سامنے ڈھال بنے ہوئے تھے۔ سامنے کے تیروں اور تلواروں کی یہ روک تھام کر رہے تھے اور حضور کی پشت کی طرف سے ڈھال بن جانے والے حضرت ابودجانہ تھے۔ مروی ہے کہ اس دن حضرت سعد نے ایک ہزار تیر چلائے۔ پشت کی طرف سے جتنے تیر آتے تھے، ابودجانہ ان کو اپنی پیٹھ سے روک لیتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں ابودجانہ کی پیٹھ چھلنی ہوگئی تھی۔ ﴿فرضی اللہ عنہ وارضاہ﴾

اے دل تمام نفع ہے سودائے عشق میں
اک جان کا زیاں ہے سو ایسا زیاں نہیں

حضرت عمارہ بن زیاد بھی جنگِ احد میں شہید ہوئے۔ لیکن عجیب اتفاق ہے کہ جناب رسولِ خدا ﷺ زخمیوں کو دیکھتے پھر رہے ہیں۔ ان کی لاش کے قریب جب تشریف لے جاتے ہیں تو یہ آنکھ کھول دیتے ہیں۔ آپ ان سے دریافت کرتے ہیں کہ عمارہ کوئی خواہش ہے؟ حضرت عمارہ سرک کر اپنا سر آپ کے قدموں پر رکھ دیتے ہیں اور جان جان آفرین کے سپرد کر دیتے ہیں۔ گویا زبان سے نہیں عمل سے جواب دیتے ہیں۔

نکل جائے جاں تیرے قدموں کے اوپر
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پتنگ بازی نہیں ہرگز نہیں

کسی پابندی کو جب نرم کیا جاتا ہے
حکم عدلی کو ہی سر گرم کیا جاتا ہے
زہر محدود دنوں میں بھی تو پھر زہر ہی ہے
اس سے امرت کا کہاں کام لیا جاتا ہے
گلیوں کوچوں میں پتنگوں کی اجازت دینا
ایک سوئے ہوئے ہنگامے کو دعوت دینا
راس آئے گا نہ لوگوں کو وزیر اعلیٰ
سائے کھل کھیلیں گے قانون سے بالا بالا
چھت پہ ہوٹل کی جو چڑھ جائیں گے بدمست شراب
شہر کے پر سکوں ماحول کو کریں گے خراب
کسی قانون کے پابند نہ ہونگے یہ لوگ
کوئی جانوں کے زیاں کا نہ منائے گا سوگ
مائیں کچھ چیخ کے، تھک ہار کے سو جائیں گی
پوری اِک طبقے کی سب خواہش ہوجائیں گی
اب جو دانتوں میں زباں اپنی لئے بیٹھے ہیں
ساری تیاریاں مستی کی کئے بیٹھے ہیں
لوگ جو جشن منانے کے لئے آئیں گے
چین و آرام فنا کرکے چلے جائیں گے
یہ تجارت ہے نہ تہوار نہ تفریح کوئی
ایک محدود سے طبقے کی ہے بے راہروی
چند عیاشوں کی تفریح و تفنن کے لئے
شہر یہ سارا ہی کیوں زہر بھر جام پئے

(ریاض الرحمٰن ساغر) (بشکریہ نوائے وقت لاہور)

بقیہ: عائلی زندگی کا مقدس منشور

دیکھا اکثر لوگوں کو فقراء میں سے پایا۔ اس کے بعد دوزخ میں دیکھا، وہاں اکثر رہنے والی عورتیں دیکھیں۔ (بخاری)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے کشف میں دوزخ دکھائی گئی۔ اس میں زیادہ عورتیں تھیں، جو اپنے کفر کی وجہ سے دوزخ میں ڈالی گئی تھیں۔ صحابہ نے عرض کیا وہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ کفر کرتی ہیں۔ فرمایا وہ خاوند اور احسان کی ناقدری کرتی ہیں، جو کفران نعمت ہے۔ خواہ تم ایک عرصہ دراز تک ایک عورت سے نیک سلوک کرتے رہو، لیکن جب اسے تمہاری ایک بات بھی اپنی مرضی کے خلاف نظر آئے گی تو فوراً کہہ اٹھے گی میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔ (بخاری)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مومن عورت اس حالت میں مری کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے وہ خدا کے فضل سے جنت میں داخل ہوگی۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مباح چیزوں میں جو سب سے زیادہ مبغوض چیز ہے وہ اللہ کی نگاہ میں طلاق ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی بات اتنا خوش نہیں کرتی، جتنا غلاموں کو آزاد کرنا اور کوئی بات اتنا ناراض نہیں کرتی جتنا طلاق دینا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک عورت دوسری سے گھل مل کر اپنے شوہر سے اس کے حالات یوں بیان نہ کرے گویا وہ مرد اس عورت کو اپنی نظر کے سامنے دیکھ رہا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی غیر اللہ کے سجدہ کو جائز سمجھتا تو عورت کو حکم دیتا کہ خاوند کو سجدہ کرے۔ (ترمذی)

عائلی زندگی کا یہ وہ مقدس منشور ہے جو اہلی زندگی کو مطمئن، خوش حال اور بابرکت بناتا ہے۔ مغربی تہذیب کے ہاتھوں آج مغرب کے گھرانے جہنم بنے ہوئے ہیں۔ عائلی زندگی ہو یا سیاسی زندگی، انفرادیت ہو یا اجتماعیت، حکومت ہو یا تجارت نبی آخر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لائے ہوئے دین اور ضوابط حیات کی اتباع کے بغیر دنیا فوز وفلاح نہیں پاسکتی۔

کاش آج کے دانشور اس حقیقت کو پاسکتے

اصل کرنڈی، لٹھا سفید، لٹھا رنگدار پختہ کلر،
کاٹن سفید و رنگدار پختہ کلر
فیصل یعقوب کلاتھ مرچنٹ
ہر قسم کی مردانہ ورائٹی کا مرکز
041-633809
Mob# 0300-9653599
پنجاب بلاک مدینہ بازار P-162 نئی کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد